سید جمال الدین افغانی ... انیسویں صدی عیسوی کے نہایت پرجوش اور سرگرم انقلابی مفکرِ اسلام تھے۔ آپ کے حالات میں اردو میں ایک نہایت عمدہ کتاب "آثار جمال الدین" کے نام سے پہلے شائع ہو چکی ہے۔ اب اس کتاب میں ان کے چند فارسی مقالات اردو ترجمہ کے قالب میں یکجا شائع کر دیے گئے ہیں۔ قاضی عبد الغفار صاحب نے اس کا مقدمہ لکھا ہے۔ بقول قاضی صاحب کے یہ مقالات جناب سید مرحوم کے طوفانی سمندر کی چند موجیں یا ان کے فولادی افکار کی آتشیں چنگاریاں ہیں۔"

ان مقالات کے ساتھ ..... شیخ کے بعض خطوط بھی شریک اشاعت ہیں جو نہایت دلچسپ اور اسلامی غیرت وحمیت کو ابھارنیوالے ہیں۔ ترجمہ کی زبان سہل سلیس اور زور کے اعتبار سے اصل سے ملتی جلتی سی ہے۔

تسنیم | از جناب قیسی رامپوری۔ تقطیع خورد ضخامت ۲۹۰ صفحات کتابت وطباعت بہتر قیمت للعہ پتہ:۔ عبد الحق اکیڈمی اشاعت منزل اردو گلی حیدر آباد دکن

یہ ایک دلچسپ ناول ہے جو بیک وقت رومانی ہے اور جاسوسی بھی پلاٹ بہت کچھ فیاض علی صاحب لکھنوی کے دو مشہور ناولوں "شمیم" اور "انور" سے ملتا جلتا ہے۔ لیکن اس میں ٹیکنک اور زبان کی متعدد خامیاں ہیں جو اگر نہ ہوتیں تو ناول بحیثیت فن بھی بہت کامیاب ہوتا۔ رفعت کا اختر کے متعلق یہ یقین ہو جانا کہ اول درجہ کا بدمعاش اور خونخوار انسان ہے اور اپنے بھائی حمید کی گم شدگی کی حقیقت سے اس کا باخبر ہونا اور اس کے باوجود ایک مدت تک اس کا اس راز کو کسی پر ظاہر نہ کرنا۔ پھر اختر کے زخم خوردہ ہو کر گرفتار ہونے پر اس کے ساتھ اس کی پرانی محبت کے جذبہ کا بیدار ہو جانا یہ سب ایسی چیزیں ہیں جنھوں نے ناول کو ایک بڑی حد تک افکار ما فوق العادت کا مجموعہ بنا دیا ہے۔ پھر آخر کا حصہ تو اچھا خاصہ طلسم ہوشربا کا کوئی باب ہی معلوم ہوتا ہے۔ تاہم قیسی صاحب میں کامیاب ناول نویس ہونے کی پوری صلاحیت نظر آتی ہے۔ اگر انھوں نے اپنے ناولوں میں "دہشت انگیزی" اور

"حیرت آفرینی" کے بجائے "واقعہ نگاری اور حقیقت بیانی" کا لحاظ رکھا اور زبان کی بھی اصلاح کرلی تو ایک دن وہ یقیناً اردو زبان کے شرر ثانی ہو سکتے ہیں۔ بہرحال بحیثیت مجموعی ناول دلچسپ اور فرصت کے اوقات میں پڑھنے کے لائق ہے اور مصنف کا پرواز تخیل قابل داد۔

دکن کی سیاسی تاریخ از سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی تقطیع خورد ضخامت ۳۰۰ صفحات کتابت وطباعت بہتر قیمت عہ پتہ:۔ دارالاشاعت سیاسیہ اشاعت منزل۔ اردو گلی۔ حیدرآباد دکن۔

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے اس کتاب میں دکن کی حکومت آصفیہ کی تاریخ بیان کی گئی ہے کہ اس خاندان کے جدامجد نظام الملک آصف جاہ کون تھے، ان کے خاندانی حالات کیا تھے۔ بادشاہ عالمگیرؒ اور اس کی وفات کے بعد مختلف شاہان مغل کے زمانہ میں دکن کے سیاسی حالات کیا رہے۔ اور آخر کار کس طرح دربار دہلی سے تعلق منقطع کرکے دکن میں ایک مستقل حکومت قائم کی گئی اور اس کے اسباب ووجوہ کیا تھے۔ ایک عام قاری کے لئے کتاب دلچسپ اور معلومات افزا ہے۔ لیکن مورخانہ حیثیت سے اس کے بعض مباحث پر گفتگو اور بحث ونظر کی کافی گنجائش ہے۔ لائق مصنف نے ہر باب کے آخر میں مآخذ کی فہرست بھی دیدی ہے لیکن اچھا یہ تھا کہ وہ ہر واقعہ کے متعلق کتاب کا حوالہ بقید صفحہ دیتے تاکہ اس کی سند معلوم کرنے میں آسانی ہوتی اور کتاب علمی حیثیت سے بھی وقیع ہو سکتی۔

مشاہیر چین۔ از میر عابد علی خاں بی۔ اے۔ تقطیع خورد ضخامت ۱۴۴ صفحات کتابت وطباعت بہتر قیمت ۸؍ پتہ:۔ دارالاشاعت سیاسیہ اشاعت منزل اردو گلی۔ حیدرآباد دکن۔

اس مختصر کتاب میں چین کی نو مشہور شخصیتوں کے حالات، ان کے کمالات، اور کارناموں کا تذکرہ ہے جو مختلف حیثیتوں سے چین کی تاریخ میں اپنا ایک نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ یہ شخصیتیں چین کی قدیم تاریخ سے لیکر اس کی موجودہ زمانہ کی تاریخ تک سے منتخب کی گئی ہیں۔ آخر میں ایک ضمیمہ میں چین کے حکمراں خاندانوں کی ایک فہرست مع ان کی